بہن کے گھر نہ جانے کی قسم کھانے کے متعلق تفصیل

دار الافتاء اهلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرے شوہر نے مجھے اپنی ہمشیرہ کے گھر جانے سے منع کیا اور کہا قسم کھاؤ، تو میں نے کہا "میں قرآن کی قسم کھاتی ہوں کہ آئندہ اپنی ہمشیرہ کے گھر نہیں جاؤں گی" لیکن اب میں بہت پریشان ہوں میں اپنی بہن کے گھر جانا چاہتی ہوں اسے میری ضرورت ہے اور اب میرے شوہر نے بھی مجھے اجازت دے دی ہے تو رہنمائی فرمائیں کہ میں نے جو جملہ بولا اس سے قسم ہوگئی؟ اگر ہوگئی ہے تو اس کا اب کیا حل ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کردہ صورت میں آپ نے جو یہ جملہ بولا کہ "میں قرآن کی قسم کھاتی ہوں کہ آئندہ اپنی ہمشیرہ کے گھر نہیں جاؤں گی" اس سے شرعی طور پر قسم واقع ہوچکی ہے کہ قرآن کی قسم کھانا بھی شرعاً قسم ہے۔

اور جب کوئی کسی بات پر قسم اٹھالے اور اس قسم کا خلاف اس کے لئے بہتر ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم توڑ دے اور وہ کام کر گزرے جبکہ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہ ہو اور پھر قسم کا کفارہ ادا کردے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر ہمشیرہ کے گھر نہ جانے کی کوئی شرعی وجہ نہیں ہے تو آپ شوہر کی اجازت کے ساتھ اپنی ہمشیرہ کے گھر جاسکتی ہیں کہ یہ صلہ رحمی کے قبیل سے ہے اور صلہ رحمی کا شریعت نے حکم دیا ہے لہذا صورت مسئولہ میں قسم توڑنے میں بہتری ہے، اور اس صورت میں بہن کے گھر چلے جانے کے بعد قسم کا کفارہ ادا کرنا آپ پر لازم ہوگا۔

قسم کا کفارہ:

قسم کا کفارہ دس شرعی فقیروں کو جوڑے دینا، یا صبح شام دو وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، یا ایک ایک صدقہ فطر کی مقدار رقم انھیں دینا ہے یعنی یہ اختیار رہے کہ ان میں سے جو چاہے کرے۔ اگر ایک فقیر کو دینا چاہے تو دس دنوں میں دے۔ اور اگر ان میں سے کسی پر قدرت نہ ہو تو کفارے کے لگاتار تین روزے رکھنا لازم ہیں۔

مؤطا امام مالک میں ہے "عن أبي هريرة؛ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «من حلف بيمين، فرأى خيرا منها، فليكفر عن يمينه، وليفعل الذي هو خير" ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کام پر قسم کھالے پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کرے جو بہتر ہے۔ (مؤطا مالک، رقم الحدیث 1738، ج 3، ص 681، مطبوعہ أبو ظبی، الإمارات)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے قسم توڑنے کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اگر خلاف کرنے میں شرعاً خیر دیکھے تو خلاف کرے اور کفارہ دے ورنہ بلاوجہ شرعی قسم توڑنا حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 13، ص 507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "صلہ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم حرام ہے، جن رشتہ والوں کے ساتھ صلہ واجب ہے وہ کون ہیں۔ بعض علما نے فرمایا: وہ ذو رحم محرم ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذو رحم ہیں، محرم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یہی قول دوم ہے احادیث میں مطلقاً رشتہ والوں کے ساتھ صلہ کرنے کا حکم آتا ہے۔۔۔ صلہ رحم کی مختلف صورتیں ہیں ان کو ہدیہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمھاری اِعانت درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کرنا، انھیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ان سے بات چیت کرنا ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔" (بہار شریعت، ج 03، حصہ 16، ص 558، 559، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "قسم کا کفارہ لازم ہوگا کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، یا دس مسکینوں کو جوڑے دے، یا دس مسکینوں کو فی مسکین ایک صاع جو یا نصف صاع گیہوں یا اس کی قیمت دے ۔ صاع سو روپیہ کے سیر سے ایک روپیہ بھر اوپر ساڑھے تین سیر ہے؛ اور جس سے یہ نہ ہو سکے وہ تین روزے رکھے ۔ "(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ 507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3872

تاریخ اجراء: 30ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/28مئی 2025ء